سوال

(114)قرأت فاتحہ خلف الامام فرض ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قرأت فاتحہ خلف الامام فرض ہے یا نہیں اور حدیث قرأت کی اصح و اثبت ہے یا حدیث عدم قرأت کی۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرأت خلف الامام فرض ہے اور حدیث قرأت کی اعلیٰ درجہ کی صحیح وثابت ہے اور حدیث عدم قرأت کی ضعیف و غیر صحیح ہے، بلوغ المرام میں ہے، عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا صلوة لمن لم یقرأ ایام القرآن متفق علیہ وفی روایۃ لابن حبان والدار قطنی لا تجزیٔ صلوۃ لا یقرأ فیہا بفاتحۃ الکتاب۔ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جس نے نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں اور ابن حبان اور دار قطنی کی روایت میں ہے کہ جس نماز سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز کافی نہیں۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عام طور پر فرمادیا کہ جو شخص مقتدی ہو یا امام یا منفرد نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ پس ثابت ہوا کہ ہر نمازی کےلیے سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس وجہ سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اور مقتدیوں کو خاص طور پر بھی سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کو فرمادیا ہے چنانچہ ابوداود اور ترمذی وغیرہما میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے ک کچھ مت پڑھو، مگر سورت فاتحہ پڑھو، اس واسطے کہ جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں، یہ حدیث بھی صحیح ہے، بہت سے محدثین نے اس کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے۔

اور جتنی حدیثیں قرأت فاتحہ خلف الامام کی ممانعت میں پش کی جاتی ہیں ان میں جو حدیثیں صحیح ہیں، ان سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے، وہ یا تو بالکل بے اصل ہیں یا ضعیف وناقابل احتجاج ہیں، علمائے حنفیہ میں سے صاحب تعلیق المجد نے اس کی تصریح کردی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ لم یرد فی حدیث مرفوع صحیح النہی عن قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام وکل ما ذکروہ مرفوعا فیہ اما لا اصل لہ واما لا یصح (تعلیق المجد صفحہ 101) یعنی کسی حدیث مرفوع صحیح میں قرأت فاتحہ خلف امام کی ممانعت نہیں وارد ہوئی ہے۔ اور ممانعت کے بارے میں علمائے حنفیہ جتنی مرفوع حدیثیں بیان کرتے ہیں یا تو وہ بے اصل ہیں یا صحیح نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ کوفہ والوں سے ایک قوم کے سوا باقی تمام لوگ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل ہیں، عبد اللہ بن مبارک جو بہت بڑے محدث اور فقیہ ہیں، فرماتے ہیں۔ انا اقرأ خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفیین (جامع الترمذی صفحہ 59) یعنی میں امام کے پیچھے قرأت کرتا ہوں اور تمام لوگ امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں، مگر کوفہ والوں میں سے ایک قوم اور خود علمائے حنفیہ میں سے بعض لوگوں نے ہر نماز میں (سری ہو خواہ شہری) قرأت فاتحہ خلف امام کو مستحسن بتایا اور بعض لوگوں نے صرف نماز سری میں علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں: بعض اصحابنا یستحسنون ذلک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوات وبعضھم فی السریۃ فقط وعلیہ فقہاء الحجاز والشام انتہی واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

جلد01